آبِ رواں

اکبرالہ آبادی

اُچھلتا ہوا اور ابلتا ہوا اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا
پہاڑوں پہ سر کو پٹکتا ہوا چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا
وہ پہلوئے ساحل دباتا ہوا یہ سبزے پہ چادر بچھاتا ہوا
وہ گاتا ہوا اور بجاتا ہوا یہ لہروں کو پیہم نچاتا ہوا
بپھرتا ہوا جوش کھاتا ہوا بگڑ کر وہ کف منہ میں لاتا ہوا
وہ اونچے سُروں میں تمّوج کا راگ
وہ خود جوش میں آکے لانا یہ جھاگ
وہ روئے زمیں کو چھپاتا ہوا وہ خاکی کو سیمیں بناتا ہوا
گل و خار یکساں سمجھتا ہوا ہر اک سے برابر اُلجھتا ہوا
بہاتا ہوا اور بہتا ہوا ہوا کے طمانچوں کو سہتا ہوا
بلندی سے گرتا گراتا ہوا نشیبوں میں پھرتا پھراتا ہوا

وہ کھیتوں میں راہیں کترتا ہوا زمینوں کو شاداب کرتا ہوا
یہ تھالوں کی گودوں کو بھرتا ہوا وہ دھرتی پہ احسان دھرتا ہوا
چمکتا ہوا اور جھلکتا ہوا سنبھلتا ہوا اور چھلکتا ہوا
ہواؤں سے موجیں لڑاتا ہوا خیالوں کی فوجیں بڑھاتا ہوا

یونہی الغرض ہے یہ پانی رواں
بس اب دیکھ لیں شاعرِ نکتہ داں

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے :

پہلوے ساحل	:	سمندر کے کنارے کے آس پاس کا حصہ
عالم رچانا :	:	حالات پیدا کرنا
کف	:	جھاگ
تموج	:	موجیں اٹھنا
سیمیں	:	سفید۔ روپہلا
نشیب	:	گہرائی
شاداب	:	سرسبز
الغرض	:	غرض کہ۔ مختصر یہ کہ
شاعرِ نکتہ داں	:	باریکیوں کو سمجھنے والا شاعر

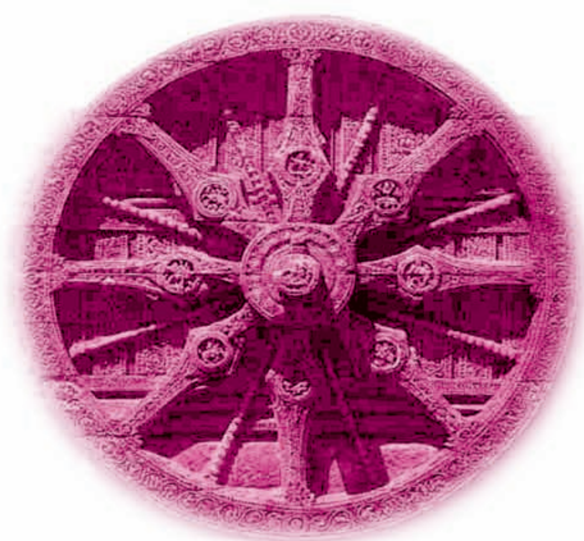

مشق

۲۔سوچیے اور بتائیے:

(i) اس نظم میں دریا کا کن کن مقامات سے گزرنا دکھایا گیا ہے؟

(ii) یہ کیسے معلوم ہوتا ہے کہ دریا کی روانی کے سامنے سب برابر ہیں؟

(iii) دریا کھیتوں میں سے ہوکر گزرتا ہے تو زمینوں پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(iv) شاعر نے ہوا اور پانی کے ٹکرانے کو دو جگہ بیان کیا ہے۔ اس ٹکراؤ کا کیا اثر محسوس ہوتا ہے؟

(v) دریا کی روانی کے زور شور کو کن لفظوں سے بیان کیا گیا ہے؟

۳۔ نیچے دیے گیے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

دامن۔ساحل۔چادر۔پیہم۔شاداب